شہر نعتؐ کے نامور شاعر طاہر صدیقی کی نعتیہ شاعری کا جائزہ
(قرآن وحدیث کے تناظر میں)

A review of Naatiya poetry by Tahir Siddiqui, a famous poet of Shahr Naat

(In the context of Quran and Hadith)

ڈاکٹر حمیرا خلیل
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد
ڈاکٹر عمارہ رحمان
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

Abstract:
The poetic tradition of praising the Prophet Muhammadﷺ has been a central element of Arabic literary and religious culture, extending from pre-Islamic times to the present day. This tradition has significantly influenced literary expressions, with poets throughout history highlighting various aspects of the Prophet's life and virtues. Faisalabad, in particular, boasts a notable heritage of poets dedicated to this tradition, including Muhammad Tahir Siddiqui, who is renowned for his contributions to Urdu naat poetry. Siddiqui's work encompasses a range of devotional themes related to the Prophetﷺ and Islamic faith. His notable collections, such as "Beiyaz-e-Naat," showcase a synthesis of traditional poetic forms and spiritual content. His poetry reflects deep reverence and love for the Prophetﷺ, often aligning with Quranic teachings and Hadith. Siddiqui's compositions vividly portray miraculous events in the Prophet’s life, including the splitting of the moon and the Night Journey (Isra and Mi'raj), capturing these events with lyrical elegance. Siddiqui's engagement with these themes underscores his prominence in modern devotional literature, illustrating his significant role in continuing the legacy of praising the Prophetﷺ through poetry.

https://doi.org/ 10.58932/MULC0021

Keywords: Urdu Naat,devotional poetry, Islamic faith, Quranic teachings, Hadith, Night Journey.

عربی اشعار میں سیرت رسولؐ یا مدح نبویؐ کے نمونے آپؐ کی بعثت مبارکہ سے پہلے کی روایات ہی میں ملنا شروع ہو جاتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی زمانے سے لے کر آج تک اس موضوع پر لکھنے، لکھانے، پڑھنے، پڑھانے اور سننے سنانے کا بڑا اہتمام ہوتا چلا آرہا ہے۔شعرائے کرام نے اسوہءرسولؐ کے مختلف پہلوؤں کو اپنی شاعری کے ذریعے اس انداز میں پیش کیا کہ ایک شعری ادب کے حوالے سے بنیادی خاکے کی حیثیت اختیار کر گیا۔

شہر فیصل آباد کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا ہے کہ یہاں رسول اکرمؐ کے مدح سرا اور نعت گو شعراء کی کثرت ہے۔محمد طاہر صدیقی کا شمار بھی ان چند شعرائے کرام میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنی شاعری میں سیرت کے مختلف گوشوں کو موضوع بنائے رکھا:

اک باب ثنا بھی نہیں تکمیل کو پہنچا گو نعتیہ دیوانوں کے انبار بہت ہیں(۱)

محمد طاہر صدیقی فیصل آباد کے مشہور نعت گو شاعر ہیں۔وہ شہر کی مختلف نعتیہ انجمنوں اور حلقوں سے منسلک ہیں۔بلکہ کئی انجمنوں کی سربراہی بھی ان کے سپرد ہے۔

محمد طاہر صدیقی نعت گوئی میں ایک منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔انھوں نے اردو نعت گوئی میں قابل قدر کام سر انجام دیا ہے۔انھوں نے مرزا غالب کے تمام اردو کلام کے مصرعوں پر نعت لکھنے کا اہتمام کیا ہے۔اس کے علاوہ انھوں نے اردو شاعری کی کئی اصناف پر نعتیہ اشعار لکھے ہیں اور نعت کو ہر طرح سے خوشنما بنانے اور اوج پر پہنچانے کی کوشش کی ہے۔اس حوالے سے ان کا ایک پورا مجموعہ تسبیحاتی شاعری پر موجود ہے جو اردو شاعری کی ایک صنف "طرح اشعار" کی نعتیہ شکل ہے۔ان کا ایک نعتیہ مجموعہ "بیاضِ نعت" ہے جس میں انھوں نے اپنے منتخب نعتیہ اشعار کو جمع کر دیا ہے۔محمد طاہر صدیقی کے اشعار نہ صرف شعری خوبصورتی لیے ہوئے ہیں بلکہ ان کے اشعار سے ان کی آقا کریمؐ کے ساتھ عقیدت و محبت اور والہانہ لگاؤ کا بھی پتا چلتا ہے۔

قرآن پاک کے مطالعہ کے ساتھ محمد طاہر صدیقی کا احادیث مبارکہ کا مطالعہ بھی بہت وسیع نظر آتا ہے۔وہ نعت کہنے کے لیے احادیث کو مدِ نظر رکھتے ہیں۔ان کی نعتیہ شاعری میں قرآن حکیم اور اس کے احکامات و تعلیمات کا تذکرہ بہت سے حوالوں سے آیا ہے۔قرآن حکیم اور نعت کے تعلق کو طاہر صدیقی نے بڑے خوبصورت اور دلنشین انداز میں بیان کیا ہے:

کبھی طٰہٰ کے عنواں سے کبھی یٰسین کی صورت ‏ سمٹ آئی ہے قرآں میں ادائے مرسلِ اعظمؐ

غزل ہو نظم ہو کوئی قصیدہ ہو مناقب ہوں ‏ ہر اک صنف سخن کی جاں ثنائے مرسلِ اعظمؐ

عیاں ہے آیہء یعطیک ربک فترضی سے ‏ رضائے لم یزل ٹھہری رضائے مرسلِ اعظمؐ(۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

قرآن مقدس سے مضامین ملے ہیں ‏ مدحت میں یہ تحدیث رسالتؐ سے ملی ہے(۳)

قرآن میں جگہ جگہ رسول رحمت شفیع معظم کی نعت کو رب تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔نعت رب تعالیٰ نے قرآن میں والضحیٰ فرما کر بھی پڑھی اور یہی نعت حدیث قدسی کی صورت میں بھی رب تعالیٰ نے بیان فرمائی۔

درود و سلام کا ذکر

قرآن مجید میں مومنین کو حضور اکرمؐ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ہی خالق حقیقی نے حضور اکرمؐ پر اپنے اور اپنے فرشتوں کے درود بھیجنے کا ذکر کیا ہے۔قرآن مجید کی سورہ احزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo(۴)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی نبی کریمؐ پر درود و سلام بھیجو۔"

یہ آیہ کریمہ نبی محتشمؐ صریح نعت ہے اور انتہائی شان وعظمت پر دلالت کرتی ہے کہ رب تعالیٰ کے ملائکہ اور خود رب تعالیٰ اپنے محبوبؐ پر درود بھیجتا ہے۔اور ساتھ ہی ساتھ امت مسلمہ کو بھی خالق کائنات کی طرف سے اس کی تاکید کی جارہی ہے کہ تم بھی میرے محبوب پر خوب درود و سلام بھیجا کرو۔

اور احادیث مبارکہ میں بھی درود شریف کی شان بیان فرمائی گئی ہے:

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا(۵)

"حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا۔"

ایک عاشق رسول کی زندگی کی تمام بہاریں درود و سلام میں گزرے ہوئے لمحات کا نتیجہ ہیں۔محمد طاہر صدیقی اس کیفیت کو اس شعر میں بیان کرتے ہیں:

لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر طاہر عقیدتوں سے بھیجے مدام ان پر

سوچوں پہ چھا گئے ہیں مدحت کا مان بن کے(۶)

اس شعر میں شاعر اللہ رب العزت کے حکم کے مطابق نبی مکرمؐ کی بارگاہ میں لاکھوں درود کا ہدیہ پیش کر رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بیان کر رہے ہیں کہ نبی کریمؐ میری سوچوں پر چھا گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جو حضور پر نورؐ پر درود بھیجتا ہے اس کو حضور اکرمؐ کی زیارت ضرور ہوتی ہے۔ طاہر صدیقی اس بارے میں لکھتے ہیں:

جو بھیجتا رہا ہے سدا آپؐ پر درود اُس نے حضورؐ کی ہے زیارت ضرور کی(۷)

نبیؐ سے والہانہ محبت ایمان کا جزو ہے اور اس کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ اسی طرح نبی کریمؐ پر درود و سلام کے نذرانے پیش کرنا نبیِ محتشم سے محبت و عشق کی دلیل ہے۔ اور کثرت درود پاک زیارت محمدؐ کی کنجی ہے جو ہر اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو نبی کریمؐ کی بارگاہ میں والہانہ محبت و عقیدت سے درود و سلام کے موتی نچھاور کرتا ہے۔

رفعتِ ذکرِ مصطفیٰؐ

نبی کریمؐ کے ذکر کو مزید بلند کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے رفعت ذکر کے تاج سے آپؐ کو نوازا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ(۸)

"اور ہم نے آپؐ کی خاطر آپؐ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا دیا دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند کر دیا۔"

خالق کائنات نے اپنے محبوبؐ کا ذکر اس قدر بلند فرما دیا کہ جب جب اللہ رب العزت کا ذکر ہوتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ اللہ کے محبوبؐ کا ذکر آتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوبؐ پر ایمان لانے اور ان کی اطاعت کو تمام امتِ مسلمہ پر واجب قرار دے دیا۔ اگر کوئی شخص اللہ پر تو ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے مگر نبی اکرمؐ پر ایمان نہیں رکھتا اور ان کی اطاعت نہیں کرتا تو وہ شخص مسلمان کہلانے کا حقدار ہی نہیں۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے:

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّكَ يَقُولُ: كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قَالَ: وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي(۹)

"رسول اللہؐ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور مجھے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ آپؐ سے فرماتا ہے جانتے ہو میں نے آپؐ کا ذکر کیسے بلند کیا ہے اور عام کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے تو جبرائیلؑ نے بتایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ جب بھی میں یاد کیا جاؤں گا تمھیں میرے ساتھ یاد کیا جائے گا۔"

طاہر صدیقی نے اس مضمون کو بڑی خوبصورتی سے نظم کیا ہے:

لا ریب کہ ہیں باعث تخلیق جہاں آپؐ ہر طرح مجھے ان کی نبوت پہ یقین ہے(۱۰)

شاعر اس شعر میں بیان کرتے ہیں کہ اس کائنات کی تخلیق اللہ رب العزت نے نبی کریمؐ کی وجہ سے فرمائی۔ جس پر حدیث قدسی بھی مہر ثبت کرتی ہے۔ اور اگر نبی کریمؐ نہ ہوتے تو اس دنیا کا وجود بھی نہ ہوتا۔

ایک جگہ لکھتے ہیں:

سدرہ سے آگے انؐ کی ہے عظمت کا ارتقا بالا ہے عقل و فہم سے رفعت حضورؐ کی (۱۱)

شاعر کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی شان سب سے بلند ہے جس کا احاطہ کسی شخص کا ذہن کرنے سے عاری ہے۔ کوئی انسان محبوب خداؐ کی شان کی رفعت اور بلندی کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ نبی مکرم نور مجسمؐ کی شان کا اندازہ لگانے کے لیے معراج کا واقعہ کافی ہے کہ جب خالق کائنات نے اپنے محبوبؐ کو دیدار کے لیے بلا بھیجا تو وہ مقام جس سے آگے جانے سے سردار الملائکہ حضرت جبرائیلؑ کے پر جل جانے کا خدشہ ہو اس مقام پر نبی مکرمؐ تشریف لے گئے اور اللہ عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوئے۔

سابقہ انبیا اور ذکرِ مصطفیؐ

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو ان خصائص و امتیازات اور کمالات و معجزات سے نوازا ہے جو کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں کیے۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں سے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت محمد مصطفیؐ کے محاسن و محامد کو بیان فرمایا۔ نبی اکرمؐ کے فضائل و مراتب کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد ایک ایسا نبی اور رسول پیدا ہو گا ۔ جس کا نام احمد ہو گا۔(۱۲)

طاہر صدیقی اس بات کو کچھ اسطرح بیان کرتے ہیں:

وہ آدم ہوں کہ ابراہیمؑ، موسیٰ ہوں کہ عیسیٰ ہوں رسولؐ پاک کی تقلید میں سب مرسلین آئے(۱۳)

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ نبی کریم ؐ کا ذکرِ خیر ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ تخلیقِ کائنات سے قبل اللہ رب العزت نے ابتدا میں جب فقط ارواح کو تخلیق کیا تو اس وقت انبیائے کرام کی پاک و مقدس روحوں کے مابین یہ ذکر خیر شروع ہوا جس پر قرآن کریم گواہ ہے۔ اللہ رب العزت نے تمام انبیائے کرام سے عالمِ ارواح میں یہ عہد لیا تھا کہ جب میرا محبوب ؐ تمھارے پاس تشریف لائے تو اس کی ضرور بالضرور مدد کرنا اور اس پر ایمان لانا۔ اسی وعدے کے تحت تمام انبیائے کرام نے اپنی اپنی امتوں کو نبیِ محتشم ؐ پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی:

چنانچہ حکم ہوا:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ (۱۴)

"یاد کرو اس وقت جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا سے عہد لیا کہ جب میں تمھیں کتاب اور حکمت عطا کروں تو اس کے بعد میرا رسول آجائے تم سب اس پر ایمان لانا اور اس کے مشن کی مدد کرنا۔"

اسحاقؑ و براہیمؑ ہوں، یوسفؑ ہوں کہ یعقوبؑ　　ہر اک سے بشارت شہِ والاؐ کی ملی ہے

آدم ہوں کہ ہوں نوحؑ وہ عیسیٰؑ ہوں کہ موسیٰ　　چاہت مری سرکار کی ان سب کو رہی ہے (۱۵)

محبوب خدا ؐ کی رفعت و شان کی انتہا ہی کیا کہ تورات وانجیل سمیت گذشتہ آسمانی کتب میں آپ ؐ کی دنیا میں تشریف آوری کی نوید سنائی گئی اور نبی کریم ؐ کے اوصاف و کمالات بیان کیے گئے۔ تمام انبیائے کرام نے پیارے حبیب ؐ کے اوصاف و کمالات اپنی اپنی امتوں کے سامنے بیان فرمائے اور ساتھ ہی ساتھ نبی کریم ؐ پر ایمان لانے کی تلقین فرماتے رہے۔

ولادت نبی کریم ؐ اور معجزات

حضور اکرم ؐ کی ولادت باسعادت کے موقع پر حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ کی والدہ حضور ؐ کی والدہ کے پاس موجود تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں:

فَلَمَّا وَلَدَتْ خَرَجَ مِنْھَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَہُ الْبَیْتُ الَّذِيْ نَحْنُ فِیْہِ وَالدَّارُ فَمَا شَيْءٌ اَنْظُرُ اِلَیْہِ اِلَّا نُوْرٌ ﴾ا (۱۶)

"پس جب آپ ؐ کی ولادت ہوئی تو آمنہ ؓ کے جسم سے نور نکلا جس سے پورا گھر جگمگ کرنے لگا اور مجھے ہر ایک شے میں نور نظر آیا۔"

محمد طاہر صدیقی آپ ؐ کی ولادت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہوئے دونوں جہاں شاداں کہ وہ روشن جبیں آئے　　نہ کوئی بھی رہا نالاں کہ وہ روشن جبیں آئے

چراغاں ہو گیا ہر بام پر نور الٰہی سے ہوئے کون ومکاں تاباں کہ وہ روشن جبیں آئے (۱۷)

شاعر اس شعر میں نبی کریمؐ کی آمد کے متعلق بتاتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی آمد عالم انسانی کی صبح قرار پائی۔ ہر طرف مسرت و شادمانی کا سماں وجود میں آیا۔ جب نبی کریمؐ اس دنیا میں تشریف لائے تو عرش و فرش پر خوشی وشادمانی کا اظہار کیا جانے لگا۔ ملائکہ تو ملائکہ چرند پرند اور سمندروں کی مچھلیاں بھی ایک دوسرے کو رب تعالیٰ کے محبوب کی آمد کی نوید سناتی رہیں۔

معجزہ شق القمر ورد شق

نبی کریمؐ کی انگشت مبارک کے بے بہا کمالات ہیں مگر انگشت مبارک سے سرزد ہونے والا یہ واقعہ ایک منفرد نوعیت کا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس واقعہ کے متعلق اشارہ کیا ہے:

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (۱۸)

"قیامت قریب آگئی چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور اگر کافر یہ نشانی دیکھتے ہیں تو پیٹھ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے۔"

اہلِ مکہ نے نبی کرمؐ سے یہ کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو اس چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھائیں جس پر نبی کریمؐ نے اللہ رب العزت سے دعا کی تو رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ معجزہ عطا فرمایا اور نبی کریمؐ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے چاند کو چیر دیا مگر کفار پھر بھی اس عظیم الشان معجزے کو جادو کا نام دے کر اپنے کفر پر ڈٹے رہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اشْهَدُوا (۱۹)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو حضورؐ نے کافروں سے فرمایا تم گواہ بن جاؤ۔

لہٰذا شق القمر کا واقعہ قرآنی نص سے بڑی صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے جو نبی اکرمؐ کا بہت بڑا معجزہ ہے جس سے انحراف نہیں کیا جا سکتا۔ طاہر صدیقی آپؐ کے ایک اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کو کتنی خوبصورتی سے اشعار میں بیان کرتے ہیں:

نبی کے اشارے کی لذت میں ٹوٹا وہ کیا تھا مزہ پوچھتے ہیں قمر سے (۲۰)

ایک اور جگہ پر اسی واقعہ کو کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

چاند دو لخت کیا اور پھر آیا سورج　　دستِ سرکار نے دکھلائے اشارے لاکھوں(۲۱)

زمیں رشکِ شمس و قمر کیوں نہ ہو　　یہاں پر ہے نور رسولؐ خدا(۲۲)

مندرجہ بالا شعر میں شاعر نبی کریمؐ کے معجزات کو بڑے ہی احسن طریقے سے شعر کے پیرائے میں ڈھالتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ کو اللہ عزوجل نے بے شمار معجزات سے نوازا جن میں سے مشہور واہم معجزہ چاند کا شق ہو جاناہے، اس معجزہ سے بھی نبی کریمؐ کے صدقِ نبوت کی دلیل ملتی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ کے ایک اشارے سے چاند درمیان سے پھٹ گیا اور عرب میں موجود سب لوگ شق قمر کے گواہ ہوئے۔ صرف چاند ہی نہیں سورج بھی نبی کریمؐ کے حکم کا پابند ہوا اور نبی کریمؐ کے حکم سے پلٹ آیا۔ یہ سب معجزات نبی کریمؐ کو آپؐ کے رب ذوالجلال نے عطا فرمائے اور چاند اور سورج کو آپؐ کے حکم کا پابند بنایا۔ شاعر کہتے ہیں کہ یہی چاند اور سورج زمین کی قسمت پر رشک کرتے ہیں اور اس رشک کی وجہ کوئی اور نہیں بلکہ نبی کریمؐ کی ذات گرامی ہے جو کہ اللہ عزوجل نے فرش والوں کو عطا فرما کر ان کی قسمت اجاگر کی اور اسی قسمت پر شمس و قمر ناز کرتے ہیں۔

الاسراو معراج

واقعہ معراج ایک عظیم اور نادر واقعہ تھا۔ امام الانبیا کی عظمت کے پہلوؤں میں سے ایک اہم پہلو آپؐ کے معجزات بھی ہیں۔ محمد طاہر صدیقی اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

اک سمت ہے معراج کی رفعت انھیں حاصل　　اک سمت کہ امت کی انھیں فکر بڑی ہے(۳۲)

نبی کریمؐ کو اللہ رب العزت نے اپنے دیدار کے لیے معراج سے نوازا۔ جب حضرت جبرائیلؑ آپؐ کو معراج کے لیے لے جانے آئے تب بھی نبی کریمؐ کو اپنی امت کی فکر رہی۔ اپنی امت کے بارے میں فرمایا کہ مجھ پر تو رب تعالیٰ کی اتنی نوازشات ہیں مگر بروز قیامت میری امت کا کیا ہو گا۔ پھر جب رب تعالیٰ کی طرف سے نبی کریمؐ کو نوید سنائی گئی کہ آپؐ کی امت کو پل صراط سے ایسے گزار دیا جائے گا کہ انھیں اس کی خبر بھی نہ ہو گی۔ یہ نوید سننے کے بعد سرکار دوعالمؐ براق پر تشریف فرما ہوئے۔ نبی کریمؐ عرش اولیٰ پر تشریف لے گئے اور اللہ رب العزت سے ہم کلام ہوئے۔ یہ وہ مقام تھا جہاں سردار ملائکہ بھی جانے سے قاصر رہے وہاں تک نبی کریمؐ کی رسائی ہوئی۔ یہ وہ مقام تھا جہاں سے کوئی واپس نہ آنا چاہتا مگر نبی کریمؐ اپنی امت کی خاطر واپس دنیا میں تشریف لائے۔

واقعہ معراج نبی مکرمؐ کا اعلیٰ و ارفع معجزہ ہے۔اس کے بارے میں قرآن نے بھی گواہی دی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرَی بِعَبْدِهِ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الأَقْصَی الَّذِیْ بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ البَصِيْر (۲۴)

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے ایک حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے کچھ برکتیں رکھ دیں تا کہ ہم انھیں اپنے کچھ نشانات دکھا دیں۔"

امام مسلم اپنی صحیح میں حدیث روایت کرتے ہیں:

فقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ لِي مُوسَى: فَرَاجِعْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. فَرَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَ (۲۵)

"حضورؐ فرماتے ہیں پھر میں ابراہیمؑ کے پاس سے گزرا۔ آپؑ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔اے نبیِ صالح مرحبا!اے فرزندار جمند خوش آمدید!میرے پوچھنے پر جبرائیلؑ نے بتایا یہ ابراہیمؑ ہیں۔ابن شہاب کہتے ہیں۔مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابو حبہ انصاری کہا کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ یہاں سے مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں اس مقام پر پہنچ گیا جہاں سے مجھے اقلام تقدیر کے چلنے کی آواز سنائی دینے لگی۔"

طاہر صدیقی واقعۂ معراج کو بڑی عقیدت و محبت سے بیان کرتے ہیں:

حاصل ہے دیدار خدا، دید نبیؐ کے پردے میں　　نظارۂ "او اَدنیٰ" روشن میری آنکھوں میں (۲۶)

انسانیت کو اوج ملا آپؐ سے حضور　　معراج ہے بشر کی محمدؐ کا ایک در (۲۷)

سدرہ سے آگے انؐ کی ہے عظمت کا ارتقا　　بالا ہے عقل و فہم سے رفعت حضورؐ کی (۲۸)

شاعر اس شعر میں بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اللہ رب العزت کا دیدار کسی بھی انسان کی آنکھ کے لیے ممکن نہیں، نہ ہی کوئی آنکھ دیدارِ الٰہی کی سکت رکھتی ہے مگر نبی کریمؐ کے دیدار سے۔۔۔پھر شاعر اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے انسان کو انسان بنایا۔انسان کو انسان رہنے کا طریقہ سکھلایا۔کیونکہ آپؐ سے قبل انسان انسانیت کی تمام تعلیمات کو بھلا چکا تھا اور اپنے آپ کو انسانیت کے درجے سے گرا چکا تھا۔نبی کریمؐ جب تشریف لائے تو انسانیت کو دوبارہ عروج حاصل ہوا۔ آپؐ نے انسان کو وہ تمام تعلیمات سکھلائیں جن سے انسان انسانیت کے درجے کو پا

سکے۔ساتھ ہی ساتھ شاعر اس بات کو بیان کر رہے ہیں کہ جہاں ملائکہ کے سردار بھی نہ جا سکے وہاں نبی کریمؐ تشریف لے گئے۔اسی لیے نبی کریمؐ کی رفعت انسانی عقل سے بالکل بالاتر ہے۔

ختم نبوت

آقائے دوجہاں کی ذات کا ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ آپؐ کو خاتم النّبیین اور سر تاجِ انبیا بنایا گیا۔آپؐ سے پہلے بہت سے اولوالعزم اور برگزیدہ پیغمبر اس دنیائے رنگ و بو میں تشریف لائے مگر سر تاجِ انبیا کا اعزاز صرف اور صرف آپؐ کو بخشا گیا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَّاكَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا(۲۹)

"محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ"قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ(۳۰)

"میری مثال اور پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے گھر بنایا اور تمام کیا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی اور لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا اور لگے تعجب کرنے اور کہنے لگے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی۔آپؐ نے فرمایا میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا اور پیغمبروں کو ختم کر دیا۔"

ختم نبوت کے حوالے سے طاہر صدیقی لکھتے ہیں:

شاہد رہے ہیں ختم رسالت کے ہر زماں وہ جملہ انبیا جو ہیں آقاؐ سے پیشتر(۳۱)

کیا رب دو عالم نے عالم پہ عنایت کی تخلیق محمدؐ سے تکمیل رسالتؐ کی(۳۲)

نبوتوں کا سلسلہ تمام کر دیا گیا رسالتِ حضورؐ کو مدام کر دیا گیا(۳۳)

عقیدہ ختم نبوت ان بنیادی عقائد میں سے ہے جن کے بغیر مسلمان کے دامنِ ایمان میں کچھ باقی نہیں رہتا۔اللہ رب العزت نے انسان کی رشد و ہدایت کے لیے انبیائے کرام کا جو سلسلہ شروع فرمایا تھا اس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا۔آدمؑ خود اور ان کے بعد جتنے بھی انبیا و رسل آئے وہ اپنی اپنی امتوں کو پیغامِ ہدایت سناتے رہے۔ایک نبی کے بعد جب ضرورت پیش آتی تو اللہ رب العزت ایک اور نبی مبعوث فرما دیتے۔یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا اور

آخر نبی محتشم، نور مجسمؐ پر اختتام پذیر ہوا۔ اب مزید کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ نبی اکرمؐ کی امت ہی آخری امت ہے اور نبی کریمؐ کی کتاب ہی آخری کتاب ہے۔

آپؐ کی نبوت ورسالت پر خدا کی گواہی

آپؐ کی نبوت و رسالت پر خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گواہی دی ہے:

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۳۴)

"میرے اور تمھارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے اور وہ غفوراور رحیم ہے۔"

محمد طاہر صدیقی اپنے نعتیہ کلام میں بیان کرتے ہیں:

قرآن میں جو آپؐ کی تطہیر سجی ہے — اللہ نے دی آپؐ کے حق میں ہے گواہی (۳۵)

سرکارؐ کی تابندہ رسالت پہ یقیں ہے — وہ نورِ خدا ہیں وہی محبوبِ خدا ہیں (۳۶)

پہلے شعر میں شاعر بیان کرتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا جب کفار نے انکار کیا تو اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کی رسالت کی قرآن میں گواہی دی۔ دوسرے مصرے میں شاعر قرآن کریم کی آیت تطہیر کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ یوں تو قرآن میں جگہ جگہ نبی کریمؐ کی تطہیر بیان فرمائی گئی ہے مگر آیتِ تطہیر سے خاص طور پر نبی کریمؐ کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے نور سے نبی کریمؐ کو تخلیق فرمایا اور نبی کریمؐ کی رسالت ہمیشہ قائم رہے گی جس پر شاعر کو کامل یقین ہے۔

اتباع رسولؐ

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ اور آپؐ کی اطاعت واتباع کو اپنی محبت کا واحد ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس سے پہلے یہ درجہ کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔

ارشاد ربانی ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (۳۷)

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی تو بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۳۸)

"ترجمہ: اے نبیؐ! فرما دیجیے اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم کو محبوب بنائے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ "

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول مکرمؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا ہے، کیونکہ حضورؐ اسی کام کا حکم دیتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے اور اسی کام سے منع فرماتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا:

كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى(۳۹)

"ترجمہ: میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا۔"

عرض کی گئی یارسولؐ اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔ جس نے میری نافرمانی کی اور اس نے انکار کیا وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ محمد طاہر صدیقی اطاعتِ رسولؐ کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں:

ان کی سیرت کا اتباع کریں بس یہی حاصلِ محبت ہے
اتباع آپؐ کا ہے اصلِ محبت طاہر ہر بُنِ مو سے ادا حقِ اطاعت کرنا(۴۰)

خمیرِ انسان میں یہ بات شامل ہے کہ انسان جس سے جتنی محبت کرتا ہے اسی قدر اس کے اشارے پر عمل کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔ اسی لیے شاعر اس بات کو واضح کر رہے ہیں کہ محبتِ رسول کا تقاضا یہی ہے کہ نبی کریمؐ کے ہر قول و فعل کی پیروی کی جائے۔ مومن کی محبت فقط جزوی نہیں ہوتی بلکہ وہ محبت کا حق کلی طور پر ادا کرتا ہے جس میں اطاعت رسول سر فہرست ہے۔

حاکم اعلیٰ

نبی رحمتؐ نے جو حاکمیت کا تصور دیا ہے وہ یہ ہے کہ اقتدار یا حاکمیتِ اعلیٰ کیا صل مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ سارا اختیار دینے کا حق اسی کو حاصل ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

وَاللّٰہُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ (۴۱)

"ترجمہ: اور اللہ ہی بادشاہ ہے اور کوئی اس کے حکم کو نہیں ٹال سکتا۔"

اور آپؐ کے لیے یہ اعلان ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۴۲)

"ترجمہ: اور ہم نے آپؐ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

محمد طاہر صدیقی آپؐ کے حاکمِ اعلیٰ ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں:

سارے عالم میں حکومت آپؐ کی ہے دلِ طاہر میں بس خواہش یہی(۴۳)

زمیں پر بھی حکومت ہے اسی ذات گرامی کی   فلک کا نظم قائم ہے اسی کی حکمرانی سے(۴۴)

شاعر کہتے ہیں کہ پوری کائنات میں نبی کریمؐ کی حکومت ہے۔ اللہ رب العزت نے آپؐ پر اتنا کرم فرمایا کہ ہر جگہ نبی کریمؐ کے نام مبارک کو اپنے نام کے ساتھ رکھا۔ چاہے وہ اذان ہو یا نماز۔شاعر کی بھی یہی دلی خواہش ہے کہ ہر جگہ نبی کریمؐ ہی کی حکومت ہو۔شاعر کہتے ہیں کہ زمین کے ساتھ ساتھ عرش پر بھی آپؐ کی حکومت ہے۔زمین کا ذرہ ذرہ اور فلک کا چپہ چپہ نبی کریمؐ کی حکومت کا گواہ ہے۔

نورانیت

یہاں نورانیت سے مراد "نور محمدیؐ" ہے۔اللہ عزوجل کے صفاتی اسما میں اس کا ایک نام نور بھی ہے۔ حضورؐ پُر نور کا تذکرہ قرآن مجید میں ان الفاظ سے بھی کیا گیا ہے۔

یَا اَیُّہَاالنَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًاوَّمُبَشِّرًاوَّنَذِیْرًاوَّدَاعِیًااِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًامُّنِیْرًا(۴۵)

"ترجمہ:اے نبیؐ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا،بشارت دینے والا،ڈرانے والا،الہٰ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔"

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدْجَاءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ(۴۶)

"ترجمہ:یعنی بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا۔

اسطرح احادیث کے بھی ایسے متن ملتے ہیں جن میں آپؐ نے خود کو نور قرار دیا ہے۔ محمد طاہر صدیقی نے بھی اپنے اشعار میں نور مجسم کو بیان کیا ہے۔لکھتے ہیں:

ارزاں نہ بکے مصر میں کچھ اس لیے یوسف   تھی نور محمدؐ کی عطا ان کی جبیں پر(۴۷)

میں خاک کا پتلا ہوں تُو انوار سراپا   عاجز سے تری شان بیاں ہو بھی تو کیونکر(۴۸)

محمد طاہر صدیقی نبیِ خدا حضرت یوسفؑ کا ذکر فرماتے ہیں اور ان کے بچپن کے واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب حضرت یوسفؑ کو مصر کے بازار میں بیچا گیا تو آپؑ کی قیمت باقی تمام لوگوں سے کئی گنا بڑھ کر تھی۔ آپؑ کو سستے داموں نہ خریدا گیا اور اس بات کا سہرا بھی نبی مکرمؐ کے سر ہے کہ حضرت یوسفؑ نہایت حسین چہرہ کے مالک تھے اور آپؑ کا حسن نبی کریمؐ کے نور کی عطا سے ملا۔

ساتھ ہی شاعر اپنی عاجزی کا ذکر کرتے ہیں کہ میں ایک عام آدمی ہوں، اولادِ آدم ہوں جو کہ مٹی سے پیدا ہوا ہوں، مجھ میں اتنی سکت اور طاقت نہیں کہ میں نبی کریمؐ کی شان بیان کر سکوں، میں نبی مکرمؐ کی رفعت کو لوگوں تک پہنچا سکوں۔ کیونکہ میں خاک ہوں اور نبی کریمؐ نور ہیں آپؐ کی شان بہت بلند ہے۔

خلاصہ کلام

صورت و سیرت رسولؐ؛ آپ سے منسلک اشخاص، اشیا اور مقامات کی تعریف و توصیف عہد نبوی سے لے کر آج تک نعت گو شعرا کا خاص موضوع رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی زمانے سے لے کر آج تک انفرادی سطح پر، محافل کی صورت میں اور ادبی و نعتیہ تنظیموں کے زیرِ اہتمام نعت لکھنے، پڑھنے اور سننے کا تسلسل نہ صرف قائم و دائم ہے بلکہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

محمد طاہر صدیقی کے ہاں بھی ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ نعت مصطفیؐ کو قرآن، حدیث اور سیرت کی روشنی میں لکھتے ہیں۔ اس سے ان کے مطالعے کی وسعت اور معیاری ہونے کا بین ثبوت ملتا ہے۔ انھوں نے قرآن مجید میں بیان کیے گئے ہر اس موضوع کو لیا ہے جس سے نبی کریمؐ کی شان، عظمت اور محبت ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے نبی کریمؐ پہ درود و سلام بھیجنا، نبی کریمؐ کی شانِ ختم نبوت، آپؐ کی رفعت واقعہ معراج کی روشنی میں، نبی کریمؐ کی اتباع، نورانیت اور حاکمیت جیسے موضوعات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے شریعت کے دوسرے بڑے ماخذ احادیثِ مبارکہ اور سنت کی روشنی میں بھی پیارے آقاؐ کی شان و عظمت اور مدحت بیان فرمائی ہے جیسے ولادت باسعادت کے وقت ہونے والے معجزات کا تذکرہ، شقِ قمر و دیگر معجزات وغیرہ۔ محمد طاہر صدیقی نے رسولؐ کی ذات وصفات کے تمام گوشوں کو بصورت شعر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ یوں ان کی نعت قرآن و حدیث کی روشنی میں سیرت رسولؐ کا عکس بن کر آسمانِ نعت پر طلوع ہوتی ہے۔ آپ کی شاعری سے اس بات کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث میں آپؐ کی مدح کیسے اور کس قدر بیان کی گئی ہے۔ محمد طاہر صدیقی کی شاعری پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے یہ تمام اشعار عشق رسولؐ میں شرابور ہو کر اپنے قلم سے لکھے کیونکہ ان کی شاعری پڑھنے سے یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ ان کو کس قدر عشق و محبت سے لکھا گیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔صدیقی، محمد طاہر،(2009ء)،اعزازِ نعت،فیصل آباد،ایکسیلنٹ پبلی کیشنز،ص ۴۷

۲۔ایضاً، ص۱۳۹، ۱۴۰

۳۔صدیقی، محمد طاہر،(2017ء)قصدِ نعت،فیصل آباد، پرنٹ ماٹ پبلیشر، ص۴۵، ۴۶

۴۔سورۃ الاحزاب ۵۶:۳۳

۵۔سجستانی،(س ن) سلیمان بن اشعث، امام،سنن ابی داؤد، المکتبۃ العصریۃ، بیروت،۳۵۸۸

۶۔صدیقی، محمد طاہر،(2016ء)،اعزازِ نسبت،فیصل آباد، آئی ایم ایس پرنٹرز، ص ۲۲۲

۷۔ایضاً، ص ۲۰

۸۔سورۃ الانشراح ۴:۹۴

۹۔محمد بن حبان،(1408)صحیح ابن حبان ،موسسۃ الرسلۃ، بیروت، ص1758

۱۰۔صدیقی، محمد طاہر،(2009ء)،اعزازِ نعت،فیصل آباد،ایکسیلنٹ پبلی کیشنز، ص ۴۰

۱۱۔صدیقی، محمد طاہر،(2016ء)،اعزازِ نسبت ،فیصل آباد، آئی ایم ایس پرنٹرز، ص ۲۰۴

۱۲۔حلبی،(2009ء) علی بن برہان الدین، امام،سیرت حلبیہ(مترجم)اسلم قاسمی، لاہور، ص ۵۶

۱۳۔صدیقی، محمد طاہر،(2009ء)،اعزازِ نعت،فیصل آباد،ایکسیلنٹ پبلی کیشنز، ص۷۹

۱۴۔سورۃ ال عمران ۸۱:۳

۱۵۔صدیقی، محمد طاہر،(2017ء)قصدِ نعت،فیصل آباد، پرنٹ ماٹ پبلیشر، ص ۸۸

۱۶۔ابو بکر بن ابی عاصم،الآحادو المثانی ،باب ذکر الصلوۃ فی المسجد الحرام فی، رقم حدیث:۳۲۱۰

۱۷۔صدیقی، محمد طاہر،(2009ء)،اعزازِ نعت،فیصل آباد،ایکسیلنٹ پبلی کیشنز، ص ۱۰۲، ۱۰۳

۱۸۔سورۃ القمر ۲۷:۵۴

۱۹۔بخاری،(۱۴۰۱ھ)، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ،الجامع الصیحح البخاری ،دار القلم بیروت ،رقم الحدیث:۳۶۳۶

۲۰۔صدیقی، محمد طاہر،(2016ء)،اعزازِ نسبت ،فیصل آباد، آئی ایم ایس پرنٹرز، ص ۱۲۷

۲۱۔صدیقی، محمد طاہر،(2009ء)،اعزازِ نعت،فیصل آباد،ایکسیلنٹ پبلی کیشنز، ص ۹۴

۲۲۔صدیقی، محمد طاہر،(2016ء)،اعزازِ نسبت ،فیصل آباد، آئی ایم ایس پرنٹرز، ص ۶۲
۲۳۔صدیقی، محمد طاہر،(2017ء)قصدِ نعت،فیصل آباد، پرنٹ مارٹ پبلیشر، ص ۴۷
۲۴۔سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۱
۲۵۔نسائی،(۴۱۲ھ)،احمد بن شعیب امام،سنن نسائی، باب فرض الصلوۃ ذکر اختلاف، دار المعرفہ ،بیروت ، رقم الحدیث:۴۴۹
۲۶۔صدیقی، محمد طاہر،(2014ء)،اعزازِ حضوری ،عکاس پرنٹرز، فیصل آباد، ص ۳۸
۲۷۔صدیقی، محمد طاہر،(2016ء)،اعزازِ نسبت ،فیصل آباد، آئی ایم ایس پرنٹرز، ص ۹۰
۲۸۔ایضاً، ص ۲۰۴
۲۹۔سورۃ احزاب ۴۰:۳۳
۳۰۔القشیری،(س ن) مسلم بن حجاج، امام،صحیح مسلم ،کتاب المناقب، باب ذکر خاتم النبیین، مکتبہ دار احیا التراث العربی، بیروت، رقم الحدیث:۲۲۸۷
۳۱۔صدیقی، محمد طاہر،(2016ء)،اعزازِ نسبت،فیصل آباد، آئی ایم ایس پرنٹرز، ص ۹۱
۳۲۔ایضاً، ص ۱۰۲
۳۳۔ایضاً، ص ۹۴
۳۴۔سورۃ الاحقاف ۱:۴۶
۳۵۔صدیقی، محمد طاہر،(2017ء)قصدِ نعت،فیصل آباد، پرنٹ مارٹ پبلیشر، ص ۹۰
۳۶۔صدیقی، محمد طاہر،(2009ء)،اعزازِ نعت،فیصل آباد، ایکسیلنٹ پبلی کیشنز، ص ۴۰
۳۷۔سورۃ النساء ۸۰:۴
۳۸۔سورۃ ال عمران ۳۱:۳
۳۹۔قاضی عیاض ،(۳۲۹ھ)،الشفا ء بتعریف حقوق المصطفیٰ ،مصطفیٰ البابی واولادہ ،مصر، ص ۲/ ۵۴۵
۴۰۔صدیقی، محمد طاہر،(2017ء)قصدِ نعت،فیصل آباد، پرنٹ مارٹ پبلیشر، ص ۱۳۶
۴۱۔سورۃ الرعد ۱۳:۴

۴۲۔سورۃ الانبیاء ۲۱:۱۰۷

۴۳۔صدیقی، محمد طاہر،(2016ء)،اعزازِ نسبت ،فیصل آباد، آئی ایم ایس پرنٹرز، ص۱۸۱

۴۴۔ایضاً، ص۷۵

۴۵۔سورۃ الاحزاب ۳۳:۴۵

۴۶۔سورۃ المائدہ ۵:۱۵

۴۷۔صدیقی، محمد طاہر،(2014ء)،اعزازِ حضوری، عکاس پرنٹرز، فیصل آباد، ص۱۴۳

۴۸۔ایضاً، ص۱۴۷

References:

1.Saddiqui, Muhammad Tahir, (2009) Aizaz Naat, Faisalabad, Excellent Publications, P 74.

2.Ibid, P 139, 140

3.Saddiqui, (2027) Muhammad Tahir, Kasday Naat, Faisalabad, Print Mart Publisher, P 75, 76.

4.Surah Al-Ahzab 33:56.

5.Sajistani, Suleiman Ibn Isha'at, Imam, Sunan Abi Dawud, Al-Muktabta Al-Asriyyah, Beirut, S.N., 5883.

6.Saddique, Muhammad Tahir, (2016), Aizaz Nisbat, Faisalabad, IMS Printer, P 222.

7.Ibid, P 20.

8.Surah Ash Sharah 94:4.

9.Muhammad Ibn Hibban, (1408), Sahih Ibn Hibban, Mossat al-Rusalat, Beirut, P 1758.

10.Saddique, Muhammad Tahir, (2009), Aizaz Naat, Faisalabad, Excellent Publications, P 40.

11.Saddique, Muhammad Tahir, (2016), Aizaz Nisbat, Faisalabad, IMS Printer, P 204.

12.Halabi, (2009), Ali Bin Burhanuddin, Imam, Sirat Halabiyyah (Matrajam) Aslam Qasmi, Lahore, P 56.

13.Saddique, Muhammad Tahir, (2009), Aizaz Naat, Faisalabad, Excellent Publications, P 79.

14.Surah Al-Imran 3:81.
15.Saddique, Muhammad Tahir, (2017), Kasday Naat, Faisalabad, Print Mart Publisher, P 88.
16.Abu Bakr bin Abi Asim, Al-Ahadoo al-Mathani (Baab Zikr al-Salawat in al-Masjid al-Haram, Hadith: 3210.
17.Saddique, Muhammad Tahir, (2009), Aizaz Naat, Faisalabad, Excellent Publications, P 102, 103.
18.Surah Al-Qamar 54:72.
19.Al-Bukhari, (1401), Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mughirah, Al-Jami al-Sahih al-Bukhari, Dar al-Qalam, Beirut, Hadith: 3636.
20.Saddique, Muhammad Tahir, (2016), Aizaz Nisbat, Faisalabad, IMS Printer, P 127.
21.Saddique, Muhammad Tahir, (2009), Aizaz Naat, Faisalabad, Excellent Publications, P 94.
22.Saddique, Muhammad Tahir, (2016), Aizaz Nisbat, Faisalabad, IMS Printer, P 62.
23.Saddique, Muhammad Tahir,(2017) Kasday Naat, Faisalabad, Print Mart Publisher, , P 47.
24.Surah Bani Israil 17:1.
25.Nasa'i, (1412), Ahmad Ibn Shuaib Imam, Sunan Nasa'i, Baab Farz al Salat Zikar Ikhtalaf, Dar al-Marifah, Beirut, Hadith: 449.
26.Saddique, Muhammad Tahir, (2014), Aizaz Huzuri, Faisalabad, Akas Printers, P 38.
27.Saddique, Muhammad Tahir, (2016), Aizaz Nisbat, Faisalabad, IMS Printer, P 90.
28.Ibid, P 204.
29.Surah Ahzab 33:40.
30.Al-Qashiri, Muslim bin Hajjaj, Imam, Sahih Muslim, Kitab Al-Manaqib, (S N), Baab Zikr Khatam al-Nabib, Muktabadar Ahya al-Trath al-Arabi, Beirut, Hadith: 2287.
31.Saddique, Muhammad Tahir, (2016), Aizaz Nisbat, Faisalabad, IMS Printer, P 91.
32.Ibid, P 102.
33.Ibid, P 94.

34.Surah Al Hafzan 46:1.
35.Saddique, Muhammad Tahir, (2017), Kasday Naat, Faisalabad, Print Mart Publisher, P 90.
36.Saddique, Muhammad Tahir, (2009), Aizaz Naat, Faisalabad, Excellent Publications, P 40.
37.Surah Al-Nisa 4:80.
38.Surah Al-Imran 3:31.
39.Qazi Ayyad, (1329), al-Shifa Tarif Hakook al-Mustafa, Mustafa al-Babi u Ulad, Egypt, P 5452.
40.Saddique, Muhammad Tahir, (2017), Kasday Naat, Faisalabad, Print Mart Publisher, P 136.
41.Surah Al-Ra’d 4:13.
42.Surah Al-Anbiya 107:21.
43.Saddique, Muhammad Tahir, (2016), Aizaz Nisbat, Faisalabad, IMS Printer, P 181.
44.Ibid, P 75.
45.Surah Al-Ahzab 45:33.
46.Surah Al-Mai’da 15:5.
47.Saddique, Muhammad Tahir, (2014), Aizaz Huzuri, Faisalabad, Akas Printers, P 143.

48.Ibid, P 147.